Gmail by Google ۱۶۷۷ / ۳۶/۳/۲۷ Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلے کے بارے میں

11 January 2015 at 11:11

Ahmed Nadeem <ang092@gmail.com>
To: Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلے کے بارے میں

1) پائریٹڈ سافٹ ویرز (Pirated Software's) کے بارے میں علماء کی کیا رائے ہے

2) میں انجنیئرنگ کا طالب فن ہوں۔ ہمارے شعبے میں ایسے متعدد سافٹ ویرز استعمال کئے جاتے ہیں جن کی قیمت کافی زیادہ ہوتی ہے، اس لیئے ان تمام کا خریدنا اور اکثر اوقات کسی ایک کا خریدنا بھی ممکن نہیں ہوتا۔ ہمارے تعلیمی اخراجات ہمارے والدین برداشت کرتے ہیں، اس لئے انہیں اس بات پر تیار کرنا ممکن نظر نہیں آتا کہ تمام سافٹ ویرز خریدے جائیں، جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے تعلیمی ادارے کے کمپیوٹرز میں استعمال ہونے والے تقریبا تمام سافٹ ویرز پائریٹڈ ہیں۔ البتہ کچھ سافٹ ویرز ادارے کی طرف سے مفت فراہم کئے جاتے ہیں (مثلا ونڈوز)۔ اگر صرف سیکھنے کی نیت سے ان سافٹ ویرز کو استعمال کیا جائے تو اس صورت میں ہمارے لیئے کیا ہدایات ہیں اور ہماری ڈگری کی اس صورت میں کیا شرعی حثیت ہوگی؟

3) آخری سال میں ہمیں ایک فائنل ائیر پراجکٹ جمع کرانا ہوتا ہے۔ ہمارا موضوع اس نوعیت کا ہے کہ اس پر ریسرچ پیپر شایع کیا جاسکتا ہے (یہ اس سوال کے پیدا ہونے کی بنیادی وجہ ہے جو آگے عرض کی جا رہی ہے) اگر یہ ریسرچ پیپر جس کی مالی قیمت ہوتی ہے پائریٹڈ سافٹ کو استعمال کرتے ہوئے شایع کیا جائے تو اس کی کیا شرعی حثیت ہوگی۔ اس کی بنیاد پر ہمیں آگے ماسٹرز کی سکالرشپ مل سکتی ہے اس کی کیا شرعی حثیت ہوگی؟

4) ان پائریٹڈ سافٹ ویرز کو اگر مستقل ذریعہ آدن بنایا جائے تو اس کی کیا شرعی حثیت ہوگی؟

والسلام

احمد ندیم گوندل

دار الافتاء — فتوی نمبر ۲/۱۶۹۴

(جواب منسلک ہے)

00317

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداًومصلّیاً

(۱)۔۔۔واضح رہے کہ سافٹ ویئر بنانا ایک ایجاد ہے جس کے بنانے پر بعض اوقات بھاری رقم خرچ ہو جاتی ہے اور بنانے والا اس کے لئے جسمانی اور ذہنی مشقتیں برداشت کرتا ہے اور اس کے لئے بہت وقت خرچ کرتا ہے، لہذا اس کو اس سافٹ ویئر سے نفع حاصل کرنے کا اس شخص سے زیادہ حق حاصل ہونا چاہیے جو تھوڑے مال میں اس سافٹ ویئر کو خرید کر اس کی نقل سستے داموں آگے فروخت کرے اور اس کو ضرر پہنچائے، اس لئے سافٹ ویئر بنانے والا قانوناً اور عرفاً جس طرح اس حق کو محفوظ کر سکتا ہے، شرعاً بھی وہ اس حق کو اپنے پاس محفوظ کر کے اس کی نقل (Pirated) بنانے اور فروخت کرنے پر پابندی لگا سکتا ہے اور جس شخص یا ادارے سے اس کا باقاعدہ معاہدہ ہو جائے تو شرعاً اس شخص یا ادارے پر واجب ہے کہ وہ اس معاہدے کی پابندی کرے اور اس کی نقل (Pirated) آگے کسی کو فروخت نہ کرے ورنہ گناہ گار ہو گا۔

لیکن اگر کسی شخص کا اصل کمپنی سے معاہدہ نہیں، بلکہ وہ محض اپنی ضرورت پورا کرنے کے لئے کسی سے یہ (Pirated) سافٹ ویئر خریدتا ہے یا مفت حاصل کرتا ہے تو شرعاً اس کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، بشرطیکہ خریدنے والا شخص جس مسلم ملک میں رہتا ہے اس ملک کی مسلمان حکومت نے ایسی ضرورت کے لئے یا مفت حاصل کرنے کی قانوناً ممانعت نہ کر رکھی ہو، البتہ اگر کسی ایسے شخص سے خریدے جس کے بارے میں معلوم ہو کہ اس نے کمپنی سے نقل نہ بیچنے کا معاہدہ کر رکھا ہے تو اس سے خریدنا جائز نہیں ہے۔(ماخذہٗ التبویب ۲۶۲-۱۲)

(۲)۔۔۔اگر آپ کا ادارہ جواب نمبر(۱) میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق عمل کرتا ہے یعنی اسکا اصل کمپنی سے کوئی معاہدہ نہیں ہے اور نہ ہی وہ کسی ایسے شخص سے مذکورہ سافٹ ویئر خریدتا ہے جس کے بارے میں اسے معلوم ہو کہ اسکا کمپنی کے ساتھ نقل نہ بنانے کا معاہدہ ہے تو اس صورت میں آپ کے ادارے کا مذکورہ سافٹ ویئرز خریدنا جائز ہے اور اگر مذکورہ دونوں باتوں میں سے کوئی ایک بات پائی جاتی ہو تو پھر یہ کام کرنے سے ادارہ گناہ گار ہو گا، البتہ دونوں صورتوں میں ان سافٹ ویئرز کو استعمال کرنے کی وجہ سے آپ کی ڈگری پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

(۳)۔۔۔مذکورہ سافٹ ویئرز استعمال کر کے "ریسرچ پیپر" شائع کرنا اور اسکی بنیاد پر سکالرشپ حاصل کرنا جائز ہے۔

(۴)۔۔۔پائریٹڈ سافٹ ویئرز کی خرید و فروخت کی وجہ سے اگرچہ آمدنی حرام یا مکروہ نہیں کہلائے گی، تاہم پھر بھی اسے مستقل ذریعہ آمدن بنانے سے گریز کرنا ضروری ہے۔

دار الافتاء

00318

ولما ثبت أن حق الابتكار حق تقره الشريعة الإسلامية بفضل أسبقية إلى ابتكار ذلك الشيء، فينطبق عليه ما ذكرنا في حق الأسبقية من أحكام، وحققنا هنا أن بعض الشافعية والحنابلة أجازوا بيع هذا الحق، ولكن المختار عندهم عدم جواز البيع، ولكن يجوز عندهم النزول عنه بمال،... ونقلنا نص البهوتي عن " شرح منتهى الإرادات " في جواز النزول عن حق التحجير وحق الجلوس في المسجد، وما إلى ذلك من حقوق الأسبقية والاختصاص، ومقتضى ذلك أن يجوز النزول عن حق الابتكار أو حق الطباعة لرجل آخر بعوض يأخذه النازل، ولكن هذا إنما يأتي في أصل حق الابتكار وحق الطباعة، أما إذا قرن هذا الحق بالتسجيل الحكومي الذي يبذل المبتكر من أجله جهده وماله ووقته والذي يعطي هذا الحق مكانة قانونية تمثلها شهادة مكتوبة بيد المبتكر وفي دفاتر الحكومة، وصارت تعتبر في عرف التجار مالا متقوما فلا يبعد أن يصير هذا الحق المسجل ملحقا بالأعيان والأموال بحكم هذا العرف السائر، وقد أسلفنا أن للعرف مجالا في إدراج بعض الأشياء في حكم الأموال والأعيان، لأن المالية كما حكينا عن ابن عابدين رحمه الله تثبت بتمول الناس، وإن هذا الحق بعد التسجيل يحرز إحراز الأعيان، ويدخر لوقت الحاجة ادخار الأموال، وليس في اعتبار هذا العرف مخالفة لأي نص شرعي من الكتاب أو السنة، وغايته أن يكون مخالفا للقياس، والقياس يترك للعرف، كما تقرر في موضعه.

ونظرا إلى هذه النواحي أفتى جمع العلماء المعاصرين بجواز بيع حق، أذكر منهم من علماء القارة الهندية: مولانا الشيخ فتح محمد اللكنوي رحمه الله (تلميذ الإمام عبد الحي اللكنوي رحمه الله) والعلامة الشيخ المفتي محمد كفاية الله والعلامة الشيخ نظام الدين، مفتي دار العلوم بديوبند وفضيلة الشيخ المفتي عبد الرحيم اللاجبوري ....

والله تعالى أعلم بالصواب

محمد اویس نعیم

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۴ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ

۱۴ فروری ۲۰۱۵ء

الجواب صحیح

00319